103701 - یہودی دین کے مطابق تیار کردہ کھانے پینے کی اشیاء خریدنا

سوال

کینڈا میں کھانے والی بہت ساری اشیاء پر یہودی طریقہ سے تیار کردہ طریقہ کا نشان بنا ہوتا ہے، جو سب تو میری سمجھ میں نہیں آتے مثلا kosher لکھا ہوتا ہے، اور اگر یہ واضح ہو جائے کہ کھانا kosher کے مطابق بنایا گیا ہو تو کیا ہمارے لیے اسے کھانا جائز ہے ؟
کیونکہ بہت ساری کھانے والی اشیاء - حتی کہ روٹی بھی - ایسی اشیاء پر مشتمل ہوتی ہے مثلا مونو جلیسرائڈ اور ڈیجلیسرائڈ جن کی اصل کے متعلق مجھے علم نہیں یہ نباتاتی ہے یا کہ حیوان کی اس لیے مجھے کھانے کی اشیاء خریدنےمیں مشکل پیش آتی ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی نے یہودیوں کے گناہوں کی بنا پر ان کے لیے بطور سزا کچھ پاکیزہ اشیاء بھی حرام کر دیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یہودیوں کے ظلم کی بنا پر ہم نے جو نفیس اور پاکیزہ اشیاء ان کے لیے حلال کی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کر دیں اور اللہ تعالی کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کی وجہ سے النساء (160).

لیکن ہماری شریعت آسان اور سہل ہے، کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمارے لیے ساری نفیس اور پاکیزہ اشیاء حلال کی ہیں، اور ہمارے لیے صرف خبیث اور گندی اشیاء ہی حرام کی ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آج تمہارے لیے پاکیزہ اشیاء حلال کی دی گئی ہیں المآئدۃ (4).

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور وہ ان کے لیے پاکیزہ اشیاء حلال کرتا ہے اور ان پر خبیث اور گندی اشیاء حرام کرتا ہے الاعراف (157).

یہودیوں کے ہاں کھانے کے بارہ میں جو قوانین موجود ہیں اور ان پر عمل ہو رہا ہے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ واضح ہوا ہے کہ:

جو کھانے وہ حلال قرار دیتے ہیں وہ ہماری شریعت میں حلال ہیں، ۔ ہمارے علم کے مطابق ۔ تو شراب کے علاوہ کچھ بھی مستثنی نہیں کیا جا سکتا.

اور کلمہ " کوشر " جو یہودیوں کے ہاں لکھا جاتا ہے اسکا معنی ہے کہ: یہ کھانا اور چیز ان قوانین کے مطابق ہے جو ان کی شریعت میں رائج ہیں اور ان پر عمل ہو رہا ہے.

اس بنا پر مسلمان شخص کے لیے یہ کھانا تناول کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر انہوں نے اس میں شراب ڈالی ہو تو پھر کھانا جائز نہیں.

ذیل میں ہم یہودی دین کی سرچ کے متعلق نص پیش کرتے ہیں جو ڈاکٹر عبد الوہاب المسیری نے کی ہے اور اسے جمع کرنے میں اپنی عمر کا اکثر حصہ صرف کیا ہے، اس نص میں کھانے اور یہودی قوانین کے متعلق مسئلہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے:

" کھانے کے متعلق مخصوص قوانین کو عبری زبان میں کاشروت کہتے ہیں، اور یہ جمع کا صیغہ ہے اس کی واحد کاشیر یا کوشیر ہے، جس کا معنی مناسب یا ملائم ہے.

اور یہ کلمہ کھانے کے متعلقہ قوانین اور اس کی تیاری کے طریقہ اور یہودیوں کے ہاں ذبح کرنے کے طریقہ کی طرف اشارہ کرتا ہے.

اور ان قوانین کا مصدر تورات ہے، اور کاشروت کے قوانین کے تابع کھانے کو " کوشر " کہتے ہیں، جس کا معنی یہ ہے کہ یہودیوں کی شریعت میں یہ کھانا مباح ہے.

اور یہ قوانین یہودی کے لیے کچھ معین قسم کے کھانے حرام کرتے ہیں، اور کچھ دوسری اقسام اس کے لیے حلال کرتے ہیں، اور فی الواقع یہ ہے کہ اساسی طور پر حرام اشیاء کا تعلق حیوانات سے ہے، لیکن اس کے علاوہ بھی کچھ حرام اشیاء ہیں مثلا: اس درخت کا پھل جسے لگائے چار برس نہ ہوئے ہوں، یا پھر کوئی اور بوٹی اور نباتات جو کسی اور کے ساتھ لگائی گئی ہو ۔ اس اعتبار سے کہ نباتات کا اختلاط مختلط اور حرام شادی کی مثل ہے ۔ اور یہ ممانعت اسرائیل کی زمین ۔ یعنی فلسطین پر منطبق ہوتی ہے.

اور اسی طرح وہ شراب جو کسی غیر یہودی نے تیار کی ہو یا اسے چھوا ہو.

بلکہ غیر یہودی شخص کا تیار کردہ کھانا اور روٹی بھی حرام ہے، چاہے وہ کھانے کے یہودی قوانین کے مطابق ہی

تیار کیا گیا ہو.

اور عید الفصح کے موقع پر خمیر کردہ روٹی بھی حرام ہے.

حیوانات کے گوشت کا معاملہ درج ذیل ہے:

ا - یہودی کے لیے پاك اور صاف حیوان اور پرندے کھانا حلال ہے.

اور یہ وہ حیوانات ہیں جو چار ٹانگوں والے ہیں، اور جن کے کھر " پاؤں " پھٹے ہوں اور ان کی کچلی نہ ہو، اور وہ گھاس کھاتے اور چگالی کرتے ہوں، اور وہ پرندے جو مانوس ہوں اور انہیں گھروں اور کھیتوں میں پالنا ممکن ہو، اور بعض خشکی کے پرندے جو گھاس اور دانا کھاتے ہیں.

اس کے علاوہ حیوانات اور پرندے صاف نہیں، اس لیے گھوڑا اور خچر اور گدھا کھانا حرام ہے کیونکہ ان کے کھر آپس میں ملے ہوئے ہیں، اور اسی طرح اونٹ بھی کیونکہ یہ کھر والا نہیں، اور خنزیر اس لیے حرام ہے کہ اس کی کچلی کے ساتھ ساتھ اسکے کھر پھٹے ہوئے ہیں.

اور خرگوش وغیرہ دوسری چھوٹے جانور جو گھاس کھاتے ہیں لیکن ان کے ناخن ہیں اور پھٹے کھر والے نہیں.

جو پرندے صاف نہیں اس میں ہر وہ پرندہ شامل ہے جس کی چونچ ٹیڑھی ہو یا درانتی کی طرح، اور وہ یہ ہیں جو مردار کھاتے ہیں مثلا شاہین نسراور الو، اور چیل اور طوطا.

ب - اگر ذبح کرنے والا شرعی طریقہ اور ذبح کرنے کی دعا کی تلاوت کے بغیر ذبح کیا گیا ہو تو اس جانور کا گوشت کھانا یہودی کے لیے حرام ہے.

ج - حیوان کے کچھ معین اجزاء مثلا عرق النساء کھانا حرام ہے.

اسی طرح اگر اس گوشت سے خون نہ نکالا گیا ہو (ایك گھنٹے تك گوشت کو نمك میں رکھ کر اسے باقی مانندہ خون اور نمك سے دھونا کے بعد) تو وہ بھی حرام ہے.

د - وہ مچھلی کھانی حلال ہے جس پر چھلکا (چانے) اور اس کے پر ہوں، لیکن دوسری اشیاء مثلا گمبری اور کابریا اور اسٹاکوزا اور اخبطوط یہ حرام ہیں، اور اسی طرح حریت مچھلی بھی.

ھ - یہودی کے لیے چار قسم کی مکڑی کھانا حلال ہے، اور اس کے لیے حشرات اور رینگنے والی اشیاء حرام ہیں.

و - گوشت اور دودھ جمع کرنا حرام ہے، اسی لیے دیسی گھی اور مکھن میں گوشت پکانا حرام ہے، بلکہ اسے کوکنگ

آئل اور بناسپتی گھی میں پکانا ضروری اور واجب ہے، اسی طرح گوشت اور پنیر یا مکھن وغیرہ ایک ہی کھانےمیں تناول کرنا حرام ہے ۔ ان میں سے کوئی بھی چیز کھانی ہو تو اس میں چھ گھنٹے کی مدت ضروری ہونا چاہیے.

بلکہ جس برتن میں پنیر یا دودھ رکھا گیا تھا اس میں گوشت رکھنا حرام ہے، یا پھر گوشت اور پنیر وغیرہ کاٹنے کے لیے ایک ہی چھری استعمال کرنی حرام ہے.

اسی لیے جو ہوٹل ان کے لیے مباح کھانے " کوشر " پیش کرتے ہیں ان کے پاس دو قسم کے برتن کا ہونا ضروری ہیں، ایک برتن گوشت کے لیے اور دوسرا دودھ وغیرہ کے لیے.

یہودی کے لیے کوئی بھی سبزی یا پھل کھاناحرام نہیں، لیکن اس کے باوجود اس کے لیے کسی بھی درخت کے پہلے چار موسم کے پھل کھانا جائز نہیں، اور اسی طرح عید الفصح کے موقع پر خاص خمیرہ بھی حرام ہے.

اسی طرح یہودی کے لیے وہ شراب پینی حرام ہے جسے غیر یہودی نے چھوا یا تیار کیا ہو.

ان قوانین نے بالفعل یہودیوں کو علیحدہ کر دیا ہے، کھانا ایک ایسی چیز ہے جو انسان کی زندگی کی بقا کا ضابط ہے، اور دوسروں کے ساتھ معاشرتی تعلقات کو قائم اور مضبوط کرتا ہے، کیونکہ وہ انسان جو دوسروں سے مختلف قسم کا کھانا تناول کرتا ہے وہ اپنے اندر ایک علیحدگی سی پاتا ہے وہ اسے چاہے یا اس سے انکار کرے، اس کے لیے دوسروں کی روزمرہ زندگی میں شریک ہونا ممکن نہیں.

حی کہ جن یہودیوں نے یہودیت کی علیحدگی کے خلاف آواز اٹھائی ان کے لیے بھی یہودی کھانا ترک کرنا مشکل رہا، کیونکہ انسان کے لیے وہ کھانا ترک کرنا بہت مشکل ہے جس کا وہ عادی ہو اور جس سے مانوس ہو چکا ہو.

اسی طرح پرندے اور جانور کو کسی شرعی ذبح کرنے والے کے ہاتھوں ذبح ہونے کی ضرورت بھی اسے مستحیل بنا دیتی ہے کہ کوئی یہودی یہودیت کی جماعت سے علیحدہ اور خارج ہو کر زندگی بسر کر سکے.

اصلاح پسند یہودیوں نے کھانے کے قوانین کے خلاف آواز بھی اٹھائی ہے؛ کیونکہ یہ قوانین یہودیت کو ترقی کرنے اور انہیں میل جول رکھنے سے روکتے ہیں، اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قوانین کسی بھی دینی اور اخلاقی اساس کی طرف منسوب نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی دلیل ملتی ہے، اس لیے وہ ان قوانین کا التزام نہیں کرتے.

یہودیوں کو مغربی معاشرے میں شرعی طور پر مباح کھانے کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے، اس لیے کہ انہیں کھانے کے اتنے ہوٹل میسر نہیں ہوتے جو ان کی ضرورت کے مطابق " کوشر " مہیا کر سکیں.

سینٹرل دارالحاخامیۃ کوشش کر رہا ہے کہ اسرائیل میں عام زندگی پر کھانے کے قوانین لاگو کیے جائیں، مثلا ہوائی کمپنیاں، اور ہوٹل، اور ریسٹورنٹ میں.

امریکہ اور روس میں یہودیوں کی اغلبیت (جو اسی فیصد 80% سے زائد ہے) جو ساری دنیا کے یہودیوں کی اغلبیت شمار ہوتی ہے وہ کھانے کے کسی بھی قانون کو لاگو نہیں کرتے اور نہ ہی اس کا التزام کرتے ہیں.

بلکہ ان میں سے اکثر تو خنزیر کھاتے ہیں، اور جو یہودی کھانے کے قوانین اپنے اوپر لاگو کرتے اور اس کا پاس کرتے ہیں وہ چار فیصد 4% سے زائد نہیں.

اور اسرائیل میں بھی کوئی معاملہ اس سے مختلف نہیں ہے، بلکہ وہاں تیس ہزار لوگ خنزیر پالنے اور اسے فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں.

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اسرائیل کے نصف رہائشی خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں، اور ان میں بہت سارے بڑے عہدوں پرفائز - وزیر اور جنرل بلکہ سینٹ کے ارکان - شامل ہیں جو خنزیر کے گوشت کی فروخت روکنے کی قرارداد پر موافق تھے.

اسرائیل میں کئی کمپنیاں اور ادارے خنزیر پالنے اور اس کا گوشت فروخت کرنے کا کاروبار کرتے ہیں - ان میں اہم ترین کمپنی کیپوٹس مزرا ہے - اور وقت حاضر میں دینی جماعتیں اسرائیلی حکومت پر بہت دباؤ ڈال رہی ہیں کہ خنزیر کے گوشت کی فروخت کے خلاف حکم صادر کیا جائے.

لیکن لادین اشخاص کو خدشہ ہے کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں خنزیر کا گوشت بلیك مارکیٹ میں بکنا شروع ہو جائیگا، جو سیاحت اور اقتصاد کے لیے نقصاندہ ہے، اسرائیلیوں کو خنزیر کا گوشت خریدنے کے لیے عرب عیسائی علاقوں میں جانا پڑیگا، بالکل اسی طرح جس طرح وہ عید الفصح کے موقع پر عام روٹی خریدنے کے لیے عرب محلوں میں جاتے ہیں.

وقتا فوقتا شرعا مباح کھانے کے بارہ میں بحث و مباحثہ ہوتا رہتا ہے، اور خاص کر دینی کمیٹی کے بعض ممبران شخصی منفعت کے حصول کے لیے مباح ہونے کا سرٹفکیٹ جاری کرنے کے لیے اپنی صلاحیات کا استعمال کرتے رہتے ہیں.

اور1987 میں حاخامیۃ نے ایك خاص قسم کی ٹونا مچھلی کے متعلق اعلان کیا کہ یہ مباح نہیں، حالانکہ امریکہ میں یہودی فرقے آرتھوڈکس نے اس کا لائسنس جاری کیا ہے، اس سے یہ سمجھ آتی ہے کہ اسرائیل میں حاخامیۃ چاہتے ہیں کہ ان کے نفوذ کا دائرہ وسیع ہو جائے اور لائسنس جاری کرنے پر اپنا مکمل کنٹرول حاصل کر لیں.

اسی طرح سفارڈ (وہ یہودی جو سپین اور پرتگال سے ہجرت کر کے آئے ہیں) اور اشکناز (جو یہودی فرانس اور جرمنی سے ہجرت کر کے آئے ہیں) کے درمیان لڑائی سے اباحت کی تصریح میں اختلاف پایا جاتا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ اشکنازی سفارڈیوں کی جانب سے جاری کردہ اباحت کے لائسنس اور تصریح کو تسلیم نہیں کرتے، اور اسی طرح اس کے برعکس سفارڈی اشکنازیوں کی جانب سے جاری کردہ تسلیم نہیں کرتے" انتہی مختصرا.

دیکھیں: موسوعة الیھود و الیھودیة و الصیھونیة (5 / 315 ـ 318).

حاصل یہ ہوا کہ: مسلمان شخص کے لیے یہودی کا وہ کھانا تناول کرنےمیں کوئی حرج نہیں جس پر " کوشر " لکھا ہو، لیکن اگر یہ علم ہو جائے کہ انہوں نے اس میں شراب ڈالی ہے تو پھر کھانا جائز نہیں.

واللہ اعلم .